

از عدالت اعظمیٰ

بھوپال شوگر انڈسٹریز لمیٹڈ۔

بنام

آمدنی۔ ٹیکس افسر، بھوپال

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ، کے۔ سی۔ داس گپتا،

جے۔ سی۔ شاہ اور این۔ راجا کوپالا آیا نگر، جسٹسز)

اعلیٰ ٹریبونل کی طرف سے ہدایات۔ اگر ان پر عمل کرنے سے انکار کیا جاسکتا

ہے۔ انصاف کے انتظام کے اصول۔

انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اپنے اپیلیٹ دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے مدعا علیہ، ایک انکم ٹیکس افسر کو، اپیل کنندہ کے ذریعے اپنے کھیت میں گنے کی فصل کی بازار قیمت کا تعین کرنے اور چینی کی تیاری کے لیے ان کے ذریعے استعمال کیے جانے کے سلسلے میں کچھ ہدایات دیں۔ آپ کے اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس افسر سے کہا کہ وہ ٹریبونل کے مذکورہ حکم اور ہدایات پر عمل درآمد کرے لیکن بتایا گیا کہ کوئی راحت نہیں دی جاسکی۔ اس طرح انکم ٹیکس افسر ٹریبونل کی ہدایات پر عمل کرنے میں ناکام رہا۔

قرار دیا گیا کہ ان ہدایات پر عمل درآمد کرنے سے انکار جو ایک اعلیٰ ٹریبونل نے اپنے اپیلیٹ اختیارات کے استعمال میں دی تھی درحقیقت انصاف سے انکار تھا اور اس کے علاوہ انصاف کے انتظامیہ کے بنیادی اصولوں میں سے ایک کو تباہ کن تھا جس کی بنیاد اس ملک میں عدالتوں کے درجہ بندی پر ہے اور اس طرح کے انکار کا نتیجہ انصاف کے انتظامیہ میں افراتفری کا باعث بنے گا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1956 کی سول اپیل نمبر 407۔

سابق جوڈیشل کمشنر کورٹ، بھوپال کے 14 فروری 1956 کے فیصلے

اور حکم نامے کے خلاف اپیل درمفرقہ سول کیس نمبر 24 سال 1955۔
 سنات پی مہتا اور ایس۔ این اینڈ لی، اپیل کنندہ کی جانب سے
 جواب دہندگان کی جانب کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔
 2 ستمبر 1960.2 عدالت کا فیصلہ اس سے سنایا گیا۔

ایس کے داس جسٹس۔ اپیل ہذا پیش کردہ یہ آئین آرٹیکل 133 کے
 تحت ایک سٹیفکیٹ پر اپیل ہے۔ فیصلے کے لیے مختصر سوال یہ ہے کہ کیا بھوپال کے
 فاضل عدالتی کمشنر نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت بھوپال شوگر انڈسٹریز
 لمیٹڈ کے ذریعہ بنائے گئے، درخواست کو صحیح طریقے سے مسترد کیا ہے۔ جسے اس
 کے بعد اپیل کنندہ کمپنی کہا گیا ہے۔ مینڈمس کی رٹ کی نوعیت میں مناسب حکم یا
 ہدایت کے اجرا کے لیے استدعا کر رہی ہے کہ انکم ٹیکس افسر، بھوپال، یہاں مدعا
 علیہ، کو مجبور کریں کہ وہ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی کی طرف سے اپیل کنندہ کمپنی
 کی طرف سے پیش کردہ اپیل میں مذکورہ افسر کو دی گئی کچھ ہدایات پر عمل کرے۔
 جس نے تشخیص کا حکم اپیل کنندگان کے خلاف دیا ہے۔

متعلقہ حقائق یہ ہیں۔ اپیل کنندہ کمپنی مختلف درجات اور مقدار میں چینی
 تیار کرنے اور فروخت کرنے کا کاروبار کرتی ہے۔ اس کی فیکٹری سیہور میں ہے جو
 پہلے ریاست بھوپال میں تھی اور اب ریاست مدھیہ پردیش میں واقع ہے۔ اس
 نے مقامی کاشتکاروں سے گنے کی خریداری کی اور اس ریاست میں واقع کھیتوں
 میں اپنی خود کی گنے کی کاشت بھی کی، اس طرح کی گنے کو چینی کی تیاری کے لیے
 استعمال کیا جاتا تھا۔ 30 ستمبر 1950 کو ختم ہونے والے لکھاتہ کے سال کے
 دوران، اپیل کنندہ کمپنی نے 7,72,217 مانڈس وچینی کے مقامی کاشتکاروں
 سے بہت سارے خریدی مرکزوں پر جن کی تعداد 14 نمبر، جو اس کی فیکٹری سے

تقریباً 8 سے 22 میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ ادا کی گئی رقم 1.4.6 فی ماٹڈ کے حساب سے جو اس وقت کی ریاست بھوپال نے طے کی تھی۔ مختلف مراکز سے گنے کی نقل و حمل کی اوسط لاگت فیکٹری روپے 0.4.9 فی ماٹڈ بتائی گئی تھی۔ اسی عرصے کے دوران اپیل کنندہ کمپنی نے اپنی چینی۔ گنے کو 6,78,490 موٹڈ کی حد تک اُگایا اور اسے کاشتکاروں کے گنے کے ساتھ چینی بنانے کے لیے اپنی فیکٹری میں لایا۔ اپیل کنندہ کمپنی نے اپنے ہی کھیتوں میں اگائے جانے والے گنے کے لیے قیمت 1.13.0 فی ماٹڈ مارکیٹ ویلیو کے طور پر (بشمول روپے 0.4.9 اوسط ٹرانسپورٹ چارجز کے طور پر)، 6,78,490 موٹڈ کی کل مارکیٹ ویلیو اس طرح 12,29,763 روپے پر آ رہی ہے۔

اپیل کنندہ کمپنی نے مذکورہ مارکیٹ ویلیو سے 9,77,772 روپے کی رقم بطور زرعی اخراجات، یعنی کٹائی، لوڈنگ وغیرہ کاٹ لی، اور بقایا رقم 2,51,991 روپے بطور زرعی آمدن کے اخراجات کے طور پر تخمیناً سال 1951-52 کے آمدن سے کاٹا جائے۔

جواب دہندگان نے 9,77,772 کے اعداد بطور زرعی اخراجات تسلیم کئے، لیکن نرخ بازار مبلغ 6,78,490 چینی کے ماؤنڈس جو کہ اپیل کنندہ کمپنی کے اپنے کھیتوں میں اگائے جانے والے گنے کی مارکیٹ ویلیو کا حساب 9,33,000 روپے کے فی کس 1.6.0 روپے فی ماٹڈ کے حساب پر لگایا۔ اس طرح اس حساب کے مطابق 44,772 روپے کا نقصان ہوا۔ اور مدعا علیہ نے اپنے تشخیص کے حکم میں فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کمپنی تخمیناً سال کے زرعی آمدنی کی کسی بھی کٹوتی کا دعویٰ کرنے کی حقدار نہیں تھی۔

اس کے بعد اپیل کنندہ کمپنی نے ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر جبل پور سے اپیل کی، جس نے اپیل کنندہ کمپنی کے اپنے کھیتوں میں اگائے جانے والے گنے کی

مارکیٹ ویلیو کا تعین 10,07,132 روپے فی کس 1.7.9 فی ماڈ کی شرح پر کیا۔ اس کے نتیجے میں زرعی آمدنی 29,360 روپے ہو گئی۔ جسے اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے اپیلٹ کمپنی کی کل آمدنی سے کاٹنے کی اجازت دی۔

اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے حکم سے مطمئن نہ ہو کر، اپیل کنندہ کمپنی نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی میں اپیل کو ترجیح دی، اور دعویٰ کیا کہ اس کے کھیتوں میں اگائے جانے والے گنے کی مارکیٹ ویلیو روپے 1.13.0 فی ماڈ اور نہ کہ روپے 1.7.9 ہونی چاہیے۔ زرعی اخراجات کے بارے میں ٹریبونل کے سامنے کوئی تنازعہ نہیں تھا، اور جس سوال کا ٹریبونل کو فیصلہ کرنا تھا وہ اپیل کنندہ کمپنی کے اپنے کھیتوں میں اگائے جانے والے گنے کی مارکیٹ ویلیو 6,78,490 مانڈس چینی کے جو کہ اپیل گزار کمپنی کے اپنے زمین پر اگائے گئے ہیں۔ قاعدہ 23 انکم ٹیکس قاعدے کا حوالہ دیتے ہوئے اور کچھ دیگر معاملات کے بارے میں ٹریبونل نے کہا:

”اس لیے ہم یہ سوچنے کے لیے مائل ہیں کہ قاعدہ 23 کے معنی میں 'بازار' مرکز نہیں ہے، بلکہ وہ فیکٹری جہاں محصول لینے والی کمپنی چینی تیار کرتی ہے۔ مارکیٹ ویلیو معلوم کرنے کے لیے یہ پوزیشن ہونے کی وجہ سے ہمیں مراکز سے فیکٹری تک ٹرانسپورٹ چارجز شامل کرنے ہوتے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا کہ ٹرانسپورٹ چارجز 0.4.9 فی ماڈ تھے۔ ہم اس اعداد و شمار کی تصدیق نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لیے ہماری رائے میں، ٹیکس دہندہ کمپنی کی طرف سے اپنے کھیتوں میں پیدا کی جانے والی گنے کی قیمت 1.4.6 فی ماڈ کے علاوہ مراکز سے فیکٹری تک فی ماڈ اوسط ٹرانسپورٹ چارجز ہونی چاہئے۔“

اس کے بعد ٹریبونل نے مدعا علیہ کو درج ذیل ہدایات دیں:

”اس لیے ہم انکم ٹیکس افسر کو ہدایتیں ہیں کہ وہ فی ماڈ اوسط ٹرانسپورٹ

چار جز مراکز سے فیکٹری تک اور اس کو شرح میں شامل کر کے روپے 1.4.6 فی مانڈ لگائے اور اس بنیاد پر محصول دہندہ کمپنی کا چینی جو کہ اس نے اپنے کھیتوں میں اُگائی ہے اسی کا نرخ بازار تعین کریں۔ اگر نرخ بازار 1.7.9 روپے فی مانڈ سے تجاوز کر گیا مزید رعایت ضروری حد تک انکم ٹیکس آفیسر سے دیا جائے گا۔ تاہم، اگر نرخ بازار 1.7.9 روپے سے کم ہو تو اپیل ناکام ہونی چاہیے۔"

کمشنر انکم۔ ٹیکس نے پھر ٹریبونل کو دفعہ (1) 66 انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت حوالہ کیلئے درخواست دی، یہ کہتے ہوئے کہ ٹریبونل کے حکم سے قانون کا سوال اتنا ہی پیدا ہوا جتنا کہ ٹریبونل کی رائے میں، محکمہ کی رائے میں، اوسط ٹرانسپورٹ چارجز کو روپے 1.4.6 فی مانڈ چینی اپیل کنندہ کمپنی نے اُگائے ہیں۔ تاہم یہ درخواست 4 اگست 1954 کو واپس لے لی گئی۔ اس طرح ٹریبونل کا حکم حتمی ہو گیا اور فریقین پر پابند تھا۔

اس دوران، اپیل کنندہ کمپنی نے مدعا علیہ کو اس طرح کی استدعا کی کہ ٹریبونل کے ہدایت کو نافذ کرنے کیلئے موثر بنائیں۔ ایک طرف مدعا علیہ اور اس کے اعلیٰ افسران اور دوسری طرف اپیل کنندہ کمپنی کے درمیان کچھ غیر موثر خط و کتابت کے بعد، مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کمپنی کو مطلع کیا۔

24 مارچ 1955، کہ اسے کوئی راحت نہیں دی جاسکی۔ اس تاریخ کے اپنے خط میں مدعا علیہ نے کہا:

"اس سلسلے میں آپ کی توجہ ٹریبونل کے اس حکم کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے جس میں کھیتوں سے فیکٹری تک گنے کی نقل و حمل کی لاگت کا پتہ لگایا جائے جو صرف ہو سکتا ہے۔ زرعی پیداوار کی بازار قیمت کا تعین کرنے میں غور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ کے حساب کھاتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے صرف 59,116 روپے کل ٹرانسپورٹ اخراجات باپت آپ کے زرعی پیداوار کے

کھاتے سے نکالے ہیں۔ اس لئے قدرتی طور آپ نے جو اخراجات نرخ بازار زراعی چینی کے تعین کرنے میں لگائے ہیں پر غور کیا جائے گا۔

نقل و حمل کے خرچہ کو چینی کے نرخ بازار روپیہ 1.4.6 بر 6,78,490 مانڈس زراعی پیداوار کی کل لاگت 9,28,431 روپے بن جاتی ہے۔ اس کے خلاف اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر کے حکم سے فارم گنے کی قیمت 10,07,132 روپے لی گئی۔ اور اس طرح 78,701 روپے کا اضافی الاؤنس۔ آپ کو پہلے ہی اجازت دی جا چکی ہے۔ اس طرح زراعی پیداوار کی مارکیٹ ویلیو کسی بھی صورت میں روپے 1.7.9 سے زیادہ نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے ٹریبونل کے حکم کے نتیجے میں حکم کے پیرا 8 میں دیے گئے ان کے نتائج کے نتیجے میں آپ کو کوئی راحت نہیں دی جا رہی ہے۔"

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ٹریبونل نے مدعا علیہ کو اوسط ٹرانسپورٹ چارجز کا پتہ لگانے کی ہدایت کی تھی۔ مراکز سے فیکٹری تک، مدعا علیہ نے کھیتوں سے فیکٹری تک نقل و حمل کی لاگت کا حوالہ دیا۔ واضح طور پر، مدعا علیہ نے ٹریبونل کی ہدایت کو غلط سمجھا اور اسے انجام دینے میں ناکام رہے۔ انہوں نے اس بنیاد پر کارروائی کی جو ٹریبونل کی ہدایت کی خلاف ورزی تھی۔

ان حالات میں، اپیل کنندہ کمپنی نے عدالتی کمشنر، بھوپال کو منتقل کیا، پھر اس علاقے کے لیے ہائی کورٹ کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مدعا علیہ کو ٹریبونل کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کرنے پر مجبور کرنے کے لیے ایک رٹ جاری کرنے کے لیے۔ فاضل عدالتی کمشنر نے واضح الفاظ میں پایا کہ مدعا علیہ نے من مانی طور پر اور ٹریبونل کی طرف سے دی گئی ہدایات کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے کام کیا؛ دوسرے لفظوں میں، اس نے پایا کہ مدعا علیہ نے ٹریبونل کے حکم کو نظر انداز کیا، قانون کے مطابق اپنا فرض ادا کرنے میں ناکام رہا

اور غیر قانونی طور پر کام کیا۔ یہ معلوم کرنے کے بعد، فاضل عدالتی کمشنر نے ٹریبونل کے حکم کی درستگی یا بصورت دیگر جانچ پڑتال کی اور پایا کہ ٹریبونل نے مراکز کو R-23 آمدنی۔ ٹیکس کے قواعد کے معنی میں 'بازار' کے طور پر نہ ماننا غلط ثابت ہوا۔ اس کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ٹریبونل کی طرف سے کی گئی غلطی کے پیش نظر، مدعا علیہ کے حکم کے نتیجے میں کوئی واضح نا انصاف نہیں ہوا؛ اسی کے مطابق، انہوں نے اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے کی گئی رٹ جاری کرنے کی درخواست کو مسترد کر دیا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل عدالتی کمشنر نے واضح طور پر یہ موقف اختیار کرنے میں غلطی کی تھی کہ مدعا علیہ کے 24 مارچ، 1955 کے اپنے خط میں بتائے گئے حکم سے کوئی واضح نا انصاف نہیں ہوا۔ اس حکم کے ذریعے مدعا علیہ نے عملی طور پر ان ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کر دیا جو ایک اعلیٰ ٹریبونل نے حکم کے سلسلے میں اپنے اپیلٹ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسے دی تھیں۔ اس کی طرف سے کی گئی تشخیص۔ اس طرح کا انکار درحقیقت انصاف سے انکار ہے، اور اس کے علاوہ انصاف کے انتظام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک کو تباہ کن ہے جس کی بنیاد اس ملک میں عدالتوں کے درجہ بندی پر ہے۔ اگر ماتحت ٹریبونل اپنے اپیلٹ اختیارات کے استعمال میں اعلیٰ ٹریبونل کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہوئے، اس کا نتیجہ انصاف کے انتظام میں افراتفری کا باعث بنے گا اور ہمیں درحقیقت اس استدلال کے عمل کی تعریف کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے جس کے ذریعے معروف جوڈیشل کمشنر نے اعلیٰ ٹریبونل کی ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کرنے پر مدعا علیہ کی مکمل مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے انکار سے کوئی واضح نا انصاف نہیں ہوا۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ 22 اپریل 1954 کے ٹریبونل کے حکم کو عدالتی کمشنر

کے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ یہ حکم فریقین پر حتمی اور پابند ہو گیا تھا، اور مدعا علیہ کسی بھی طرح سے اس پر سوال نہیں اٹھا سکتا تھا۔ درحقیقت انکم ٹیکس کمشنر نے حوالہ کے لیے درخواست دی تھی، جسے بعد میں واپس لے لیا گیا۔ عدالتی کمشنر ٹریبونل پر اپیل میں نہیں بیٹھا تھا اور ہم نہیں سمجھتے کہ اس معاملے کے حالات میں اس کے لیے یہ کہنا کھلا تھا کہ عدالت کا حکم ٹریبونل غلط تھا اور اس لیے اس حکم کے حوالے سے کوئی نا انصاف نہیں تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں، اس طرح کا نظریہ انصاف کے انتظام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک کو تباہ کن ہے۔

اس کے ساتھ انصاف میں یہ ضرور کہا جانا چاہیے کہ مدعا علیہ کے وکیل نے اس بنیاد پر جو ڈیشل کمشنر کے فیصلے کی حمایت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ مدعا علیہ کے اعلیٰ ٹریبونل کی ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کے نتیجے میں کوئی واضح نا انصاف نہیں ہوا۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ اگرچہ ٹریبونل کا حکم غلط تھا، ایک ماتحت اور کمتر ٹریبونل اسے نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ انہوں نے آسانی سے اس بنیادی اصول کے تقدس اور اہمیت کو تسلیم کیا کہ ماتحت ٹریبونل کو اعلیٰ عدالت کی ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔ تاہم اس نے دلیل دی کہ ٹریبونل کا حکم ناقابل فہم تھا اور مدعا علیہ نے اسے اپنی روشنی کے مطابق سمجھنے کی پوری کوشش کی۔ مدعا علیہ کی جانب سے پیش کی گئی یہ دلیل ہمیں کسی حد تک بے بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں ٹریبونل کے حکم کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں لگتی؛ اس نے مدعا علیہ کو ہدایت کی کہ وہ مراکز سے فیکٹری تک فی ماڈ اوسط ٹرانسپورٹ چارجز کا پتہ لگائیں اور اس میں روپے 1.4.6 ماڈ کے گنے میں اضافہ کریں۔ ہدایت واضح اور غیر مبہم ہے۔ جواب دہندہ بجائے مراکز سے فیکٹری تک فی ماڈ اوسط ٹرانسپورٹ خرچہ کا پتہ لگانے کے لیے، کھیتوں سے فیکٹری تک ٹرانسپورٹ خرچہ کا حوالہ دیا گیا اور اس بنیاد پر ٹریبونل کی ہدایات کو نظر انداز کیا گیا؛ اس کے بعد مدعا علیہ کا یہ کہنا کہ ٹریبونل

کا حکم قابل فہم نہیں تھا، بے دلیری کی افسوسناک کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں مدعا علیہ کے لیے فاضل وکیل کی دلیل کو مسترد کرنا چاہیے۔

فاضل عدالتی کمشنر نے تین فیصلوں کا حوالہ دیا اس تجویز کی حمایت میں فیصلے کہ مینڈمس کی عرضی کی نوعیت میں کسی ہدایت یا حکم کا حق کے طور پر دعویٰ نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ہی ہر غلطی یا بے ضابطگی کے لیے اس طرح کے رٹ ایٹو کی ضرورت ہے۔ ہیکل چند بنام چیئرمین، جیا گنج عظیم گنج بلدیہ (1)؛ گرام پنچایت، ودول بمقابلہ ودول بمقالہ ملٹی پریز کوآپریٹو سوسائٹی آف ودول (2) اور میسرز۔ سییرام ڈونگرمل بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، آسام (3)۔ اس نظریے میں جس کا ہم نے اظہار کیا ہے کہ مدعا علیہ اپنے اوپر عائد کردہ قانونی فرض کو نبھانے میں ناکام رہا اور اس طرح کی ناکامی انصاف کے بنیادی اصول کو تباہ کن تھی، مینڈمس کی ایک رٹ کو انصاف کے تقاضوں کے مطابق جاری کرنا چاہیے تاکہ مدعا علیہ کو انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی کی طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کرنے پر مجبور کیا جاسکے، اور مذکورہ بالا فیصلوں پر غور کرنا غیر ضروری ہے سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ ان میں سے کسی میں بھی کسی کمر ٹریبونل کی طرف سے اس ٹریبونل کو دی گئی ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا ہے، اس بنیاد پر کہ اعلیٰ ٹریبونل کا حکم غلط تھا۔

لہذا ہمیں اس اپیل کی اجازت دینی چاہیے، 14 فروری 1956 کے جوڈیشل کمشنر کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دینا چاہیے اور مدعا علیہ کو انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل، بمبئی کی طرف سے 22 اپریل 1954 کے اپنے فیصلے اور حکم میں دی گئی ہدایات پر عمل کرنے کی ہدایت کا حکم جاری کرنا چاہیے۔ اپیل کنندہ کمپنی عدالتی کمشنر کے سامنے اور اس عدالت میں کارروائی میں اپنے اخراجات کی حقدار ہوگی۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔